سوال

(131)مروجہ شبینہ شرعی لحاظ سے درست ہے یا نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مروجہ شبینہ شرعی لحاظ سے درست ہے یا نہیں۔ اوراگر مروجہ شبینہ کے علاوہ ایک رات میں قرآن مجید ختم کرلیا جائے۔ توٹھیک ہے، اور شرعی لحاظ سے کتنے دنوں میں قرآن مجید ختم کرنا چاہیے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایک حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تین دن میں قرآن مجید ختم کرنا چاہیے۔ (مشکوۃ)

لیکن بہت سے آثار میں سلف رحمہ اللہ سے تین دن سے کم میں قرآن مجید ختم کرنے کا ذکر آیا ہے، بنا بریں حافظ ابن رجب رحمہ اللہ (جو آٹھویں صدی ہجری کے ایک فقیہ محدث تھے) کی تحقیق یہ ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث عام حالات کے بارے میں ہے، اوقات فاضلہ (مثلاً رمضان شریف) میں تین دن سے کم مدت میں قرآن مجید ختم کیا جا سکتا ہے۔ طبیعت کا نشاط اور شوق جس قدر اجازت دے۔ قرآن مجید کی تلاوت کی جا سکتی ہے۔ لہٰذا آداب تلاوت وقیام کو حتی الامکان ملحوظ رکھتے ہوئے۔ ایک رات میں قرآن مجید ختم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ تاہم بہتر یہی ہے کہ تین رات میں ہی ختم کیا جائے۔ جیسا کہ ہمارے ہاں تو عام طور پر ہوتا بھی ایسا ہی ہے۔ ہذا ما عندی واللہ اعلم۔ (الاعتصام لاہور جلد ۲۶ شمارہ ۱۰)

توضیح الکلام:

ایک رات میں قرآن مجید ختم کرنا۔ قرآن اور حدیث کے خلاف ہے، وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ''آہستہ آہستہ یعنی واضح پڑھ'' قرآن آہستہ پڑھنا۔ حدیث عبداللہ بن عمر جس کی طرح مجیب صاحب نے اشارہ کیا ہے، آثار سلف جن کی طرف مجیب نے اشارہ کیا۔ وہ آیت اور حدیث کے خلاف ہیں۔ اس لیے حجت نہیں۔ جیسا کہ اصول حدیث میں مذکور ہے، ایک رات میں قرآن مجید میں خشوع خضوع اور اداب تلاوت بھی نہیں رہتا۔ ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب وعندہ علم الکتاب۔ (حررہ علی محمد سعیدی)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

جلد06ص358